کیا بائبل میں تحریف پر قرآن کریم خاموش ہے؟

ایک عیسائی پادری کے دعوی کا تحقیقی جائزہ

از حافظ محمد عمار خان ناصر

دنیا کا ہر مذہب کوئی نہ کوئی مقدس کتاب رکھتا ہے۔ جیسا کہ اسلام میں قرآن کریم مقدس آسمانی کتاب ہے عیسائیوں کی مقدس کتاب کا نام بائبل ہے یہ بنیادی طور پر دو حصوں میں منقسم ہے۔ ایک وہ جس کو "عہد نامہ عتیق" کہا جاتا ہے جس میں تورات، زبور اور انبیاء کبار و صغار کے الہامی و تاریخی صحائف ہیں۔ اس کے جس متن پر یہود اور نصاریٰ میں سے فرقہ پروٹسٹنٹ کا اتفاق ہے یہود اسے ۲۴ اور فرقہ پروٹسٹنٹ والے ۳۹ صحائف میں تقسیم کرتے ہیں۔ جبکہ یہی عہد نامہ عتیق کیتھولک پطرس کلیسا کی بائبل میں، کتابوں کے اضافے کے ساتھ ۴۶ کتابوں یعنی صحائف کی شکل میں موجود ہے۔ دوسرا وہ عہد نامہ جدید کے نام سے مشہور ہے۔ اس میں چار اناجیل (منسوب بہ متی، مرقس، لوقا و یوحنا) رسولوں (حواریوں) کے اعمال، پولس مقدس کے ۱۴ خطوط، دیگر حواریوں کے خطوط اور یوحنا عارف کا مکاشفہ ہیں۔ اس حصہ میں کل ۲۷ کتابیں ہیں۔ یاد رہے کہ یہود "عہد نامہ جدید" کو الہامی تسلیم نہیں کرتے کیونکہ وہ حضرت عیسیٰؑ کی نبوت کے منکر ہیں۔ اب بائبل میں سے تورات و انجیل پر ہمارا یعنی مسلمانوں کا بطریق قرآن یہ عقیدہ اور یقین ہے کہ یہ دونوں کتابیں تبدیل ہو چکی ہیں، بگڑ چکی ہیں کیونکہ ان میں اس قدر تحریف ہوئی کہ یہ اپنی اصل صورت میں باقی نہیں رہیں جبکہ مسیحی علماء اس قرآنی نص کا شد و مد سے انکار کرتے ہیں۔

اب جاننا چاہیے کہ تحریف کی دو قسمیں ہیں۔

اول تحریف لفظی دوم تحریف معنوی

تحریف لفظی کہتے ہیں الفاظ کو بگاڑ ڈالنا، کلمات کو بدل ڈالنا۔ اس کے تین طریقے ہیں

۱۔ تبدیلی ۲۔ زیادۃ ۳۔ نقصان

اور تحریف لفظی تینوں طریقوں سے ان کتابوں میں موجود ہے جیسا کہ حضرت مولانا رحمت اللہ العثمانی الکیرانوی المکی رح "اظہار الحق" میں اس کی صراحت ان الفاظ کے ساتھ فرماتے ہیں کہ

ان التحریف اللفظی بجمیع اقسامہ اعنی تبدیل الالفاظ وزیادتھا ونقصانھا ثابت فی الکتب المذکورۃ (اظہار الحق ۱ ۲۰۹)

تحریف معنوی کہتے ہیں (اصل) الفاظ کی غلط تفسیر و تعبیر اور تاویل کرنا جیسا کہ آج کل کے کچھ گمراہ فرقے قرآن کریم میں تحریف معنوی کرتے ہیں۔

یہ بھی جاننا چاہیے کہ تورات و انجیل میں تحریف (لفظی و معنوی) کے بارے میں علماءِ اسلام کے ہاں تین مذاہب پائے جاتے ہیں۔ اول وہی ہے جو مولانا رحمت اللہؒ کی عبارت سے ظاہر ہے۔ اس پر اصحاب ظواہر میں سے علامہ ابن حزمؒ نے بہت زور دیا ہے اور "الفصل" میں یہود و نصاریٰ کے عقائد، کتب اور ان کی بطلات کے بیان میں طویل بحث کی ہے۔ یہ مذہب جمہور علماء کا ہے۔

دوم یہ کہ ان کتب میں اگرچہ تحریف ہوئی لیکن بہت کم۔ (تحریف سے بہر حال انکار نہیں) شیخ الاسلام حضرت علامہ حافظ ابن تیمیہؒ کا میلان اسی جانب ہے۔

سوم یہ کہ ان کتب میں تحریف قطعاً واقع نہیں ہوئی الا
یہ کہ تحریف معنوی ثابت ہے لیکن اس مذہب والوں نے
یہ کہہ کر قرآن میں موجود نصوص کی سخت مخالفت کی ہے
اور یہ مذہب "شذوذ" کے زمرہ میں شمار ہوگا کیونکہ قرآن
کریم میں ہے:

"یہ کلمات کو ان کی جگہوں کے مقرر ہونے کے
بعد بگاڑ ڈالتے ہیں" (المائدہ)

اور "یہ اپنے ہاتھوں سے کتاب لکھ لیتے ہیں پھر
کہتے ہیں کہ یہ اللہ کی جانب سے ہے" (البقرہ)

اور یہ مذہب اس لیے بھی ناقابل اعتبار ہے کہ
قرآن میں ہر مقام پر لفظ تحریف کو "تاویل فاسد" کہنے سے
قرآن اور ان کتابوں میں حفاظت کے سلسلے میں کوئی فرق باقی
نہیں رہتا جبکہ سورۃ الحجر میں انا نحن نزلنا الذکر
وانا لہ لحٰفظون میں مذکور لفظ "الذکر" کو مفسرین نے
بالاتفاق "قرآن" کا لقب کہا ہے۔ تحریف لفظی کے سلسلے
میں علامہ محمود آلوسی فرماتے ہیں:

"والجمهور على ان تحريفهما بتبديل
كلام من تلقاءهم (روح المعانی ۱/۲۹۸)

ترجمہ: جمہور کا مذہب یہ ہے کہ ان کتابوں کی تحریف
یہود و نصاریٰ کے اپنی طرف سے ڈالے جانے
والے کلام کے ذریعے ہوئی۔"

مدارک التنزیل میں ہے،

يزيلونه ويميلونه عن مواضعه
التي وضعه الله فيها (۱/۲۹۶)

ترجمہ: کلمات کو زائل کر دیتے تھے اور ہٹا دیتے تھے
ان مقامات سے جہاں پر اللہ نے ان کو رکھا تھا۔

خازن میں ہے

وفی قوله من بعد مواضعه اشارة
الی اخراجه من الکتاب بالکلیة (۱/۲۹۶)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کے قول "من بعد مواضعه" میں اس
جانب اشارہ ہے کہ وہ کلمات کو بالکل کتاب سے ہی نکال
دیتے تھے۔

قارئین کرام! یہ تو قرآنی آیات اور ان کی تفسیر ہے۔
اس قدر صراحت کے باوجود ایک عیسائی پادری کے۔ایل۔ناصر
قرآن کریم کی ان واضح آیات سے چشم پوشی کرتے ہوئے
نہایت ڈھٹائی سے کہتا ہے کہ:

"قرآن شریف میں تورات وانجیل میں تحریف
کا الزام کہیں نہیں ہے"

(التصدیق الکتاب ص۴۸ از پادری کے۔ایل۔ناصر)

اس لیے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ خود مسیحی علماء کے اقوال
سے اس ناقابل تردید حقیقت کا ثبوت پیش کیا جائے۔

(۱) آرچ ڈیکن پادری برکت اللہ نے لکھا ہے:

"حسن اتفاق سے ان معلموں کے ہاتھوں میں ایک
رسالہ بھی تھا جو حضرت کلمۃ اللہ کی تعلیم اور آپ
کے کلمات طیبات پر مشتمل تھا"

(قدامت واصلیت اناجیل اربعہ ج اول ص۳۷)

اور ص۹۸ پر لکھا ہے:

"اور یہ رسالہ آہستہ آہستہ نقل ہونا بند ہوگیا اور
ایک زمانہ آیا جب یہ رسالہ ناپید ہوگیا"

(۲) پادری ایچ۔یو۔سٹیکس کا کہنا ہے کہ:

"بعض مصنفین نے خیال کیا ہے کہ اناجیل
کے مصنفین کے سامنے ایک اور انجیل تھی جو
ہماری موجودہ اناجیل سے بہت پہلے کی تھی اور
اب مفقود ہے۔"

(تفسیر متی۔ مترجم پادری طالب الدین بی اے ص۱)

(۲) مسیحی مجلہ سہ ماہی "ھما"، لکھنؤ (بابت اکتوبر تا دسمبر
۱۹۶۷) رقمطراز ہے:

"اب جبکہ نئے عہدنامہ کی کتابوں کو تصنیف ہوئے
اٹھارہ صدیاں گذر چکی ہیں کیا ہم وثوق سے کہہ سکتے
ہیں کہ یہ کتابیں آج اپنی اصل صورت میں موجود ہیں؟
مسیحی علماء متفق الرائے ہیں کہ ان کتابوں کے اصل نسخے
معدوم ہو گئے ہیں" (ص۵)

(۴) مفسّر کریزاسٹم اپنی تفسیر "ہوم لی" میں لکھتا ہے:

"پیغمبروں کی بہت سی کتابیں ناپید ہو گئیں اس لیے کہ یہودیوں نے غفلت بلکہ بے دینی سے بعض کتابوں کو کھو دیا اور بعض کو پھاڑ ڈالا اور بعض کو جلا ڈالا۔" (ج ۹)

(۵) مشہور زمانہ مؤرخ مرسیو دینان لکھتا ہے:

"تورات میں بھی بہت سی اہم تبدیلیاں کی گئیں۔ نئی کتابیں مثل کتاب استثناء مرتب کی گئیں اور کہا یہ گیا کہ یہ کتابیں موسیٰ کی اصل شریعت کی حامل ہیں حالانکہ درحقیقت ان کی رُوح پرانی کتابوں سے بالکل مختلف تھی۔ (لائف آف جوسس صہ)

اور "حیات مسیح" میں یہی مصنف لکھتا ہے:

"ابتدائی ڈیڑھ سو سال میں اناجیل کو کوئی مستند حیثیت حاصل نہ تھی۔ ان میں اضافے کرنے یا مختلف انداز سے ترتیب دینے یا ایک کی تکمیل دوسرے سے کرنے میں کوئی باک اور تامل نہ (تھا) تھا۔" (صہ ۱۲)

(۶) مشہور متعصب اور عناد عیسائی عالم پادری فانڈر لکھتا ہے کہ:

"ہم لوگ قائل ہیں کہ بعض حروف والفاظ میں تحریف وقوع میں آئی اور بعض آیات کی بابت مقدم اور مؤخر اور الحاق کا شبہ ہے۔"

(اختتام دینی مباحثہ صنہ طبع ۱۸۵۵ء)

(۷) مشہور عیسائی مؤرخ موشیم (MOSHEIM) لکھتا ہے کہ

"بہت سے فریب کاروں نے خود کتابیں لکھیں اور انہیں مقدس حواریوں کی طرف منسوب کر دیا۔" (پہلی صدی" حصہ دوم باب ۲/۱۷)

(۸) مفسّر ہارسلے (HORSLEY) اپنی تفسیر میں لکھتا ہے کہ:

"مقدس متن میں تحریف کا وقوع شک وشبہ سے بالاتر ہے۔" (جلد ۳ صہ ۲۸۲)

(۹) مفسّر ہورن تفسیر میں لکھتا ہے

"الحاق کے سلسلے میں یہ بات تسلیم کر لینی چاہیے کہ تورات میں اس قسم کے فقرے موجود ہیں۔" (ج اول صہ ۶۲)

(۱۰) یہی مفسّر لکھتا ہے:

"ناقلوں نے نہایت بے باکی کے ساتھ عہد جدید کی ایک کتاب کے فقروں کو دوسری کتاب میں داخل کر دیا۔ اسی طرح حواشی کی عبارتوں کو متن میں شامل کر دیا۔" (جلد اول صہ ۳۲۹)

ہم اقوال کے سلسلے میں صرف ان دس حوالجات پر اکتفا کرتے ہیں جو ہر مسلمان کے اس قرآنی عقیدہ کو پختہ کرنے میں مددگار ثابت ہوں گے کہ "تورات وانجیل کو حفاظت جیسی فضیلت حاصل نہیں کیونکہ یہ اقوال قرآن یا کسی مسلم مفسّر و عالم کے نہیں بلکہ خود مسیحی فضلاء و علماء کے ہیں

جادو وہ جو سر چڑھ کر بولے

لیکن ممکن ہے کہ آج کے بزعم خویش مسیحی متکلمین و مناظرین ان محققین پر اپنی علمی و تحقیقی افضلیت و فوقیت کی خوش فہمی میں مبتلا ہوں اور تورات و انجیل کی تحریف سے انکار کریں۔ اس لیے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ تحریف کی چند واضح مثالیں بھی پیش کر دی جائیں تاکہ ان خود ساختہ محققین کے دعویٰ کی حقیقت بے نقاب ہو سکے۔

مثالِ اوّل

وادیٔ مکہ کا ایک معروف نام فاران بھی ہے اور جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے موقع پر اسی فاران سے دس ہزار صحابہ کرامؓ کی معیت میں وارد ہوئے۔ چنانچہ بائبل میں اس واقعہ کو بطور پیشین گوئی ان الفاظ کے ساتھ بیان کیا گیا تھا کہ:

"خداوند سینا سے آیا اور شعیر سے ان پر آشکارا ہوا۔ وہ کوہ فاران سے جلوہ گر ہوا اور دس ہزار مقدسوں کے ساتھ آیا۔ (تورات کتاب استثناء

(باب ۳۳ آیت ۱ تا ۳)

اس میں سینا کا لفظ موسیٰ علیہ السلام کی شریعت بتلاتا ہے اور سعیر عیسیٰ علیہ السلام کی جبکہ فاران آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کو ظاہر کرتا ہے اور دس ہزار کا لفظ صحابہ کرامؓ کی تعداد بتلاتا ہے اور یہی لفظ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حقانیت کو ثابت کرتا ہے کہ اس میں وہی تعداد بتلائی جا رہی ہے جو صحابہ کرامؓ کی تھی اس لیے مسیحی علماء نے اپنے معروف حربہ کے موافق اس کو اُڑا دیا۔ موجودہ اردو ترجمہ یوں ہے:

"وہ لاکھوں قدسیوں کے ساتھ آیا۔"

اور عربی مترجم نے نہایت ہوشیاری سے لاکھوں کا لفظ بھی اڑا دیا اور "رَبَوَاتُ الْقُدُسِ" کر دیا یعنی قدس کے ٹیلے" باوجودیکہ یہ صدہا سال سے اسی فعل شنیع میں مصروف ہیں لیکن حیرت ہے کہ ابھی تک یہ عقل اور سمجھ سے پیدل ہیں۔ انگریزی ترجمہ کی طرف کسی نے خیال ہی نہیں کیا جو آج بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کی نوید سنا رہا ہے:

AND HE CAME WITH TEN THOUSAND OF SAINT (KING JAMES VERSION)

مثال دوم:

بائبل میں کثیر تحریف کے باوجود آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے متعلق مقامات و واقعات کی طرف اشارہ اس میں پایا جاتا ہے۔ سورہ آل عمران میں ایک لفظ بَكَّةَ ہے جو مکہ مکرمہ کے لیے استعمال ہوا ہے اور سورۃ ابراہیم میں مکہ مکرمہ کو "وادٍ غیر ذی زرع" یعنی بنجر زمین کہا گیا ہے۔ یہی لفظ یعنی بکہ زبور ۸۴ میں یوں مذکور تھا:

"وہ وادی بکہ سے گزر کر اسے چشموں کی جگہ بنا لیتے ہیں" (آیت ۶)

لیکن مسیحیوں کے تعصب و عناد کو دیکھیے کہ مکہ مکرمہ کا نام تک اپنی کتاب میں گوارا نہیں کیا۔ لہٰذا موجودہ اُردو ترجمہ میں یوں ہے:

"وہ وادی بکا سے گزر کر ...."

یعنی لفظ ب پر پیش ڈال دیا جس کا معنی "رونا" ہے عربی ترجمہ میں صراحت ہے "عابرین فی وادی البکاء" مذکور ہے تو اس کا معنی "رونے کی وادی" ہو گیا ہے جبکہ کیتھولک بائبل میں بکہ کا ترجمہ "خشک وادی" کیا گیا ہے جو "غیر ذی زرع" کے لیے مناسب ہے۔ پروٹسٹنٹ فرقین کی اس حرکت کا مولانا رحمت اللہ کیرانوی نے ان الفاظ میں محاسبہ کیا ہے

کہ تغیر و تبدل اور اصلاح کرتے رہنا فرقہ پروٹسٹنٹ کے لیے ایک امر طبعی بن گیا ہے۔ اسی لیے آپ دیکھیں گے جب بھی ان کی کوئی کتاب دوسری بار طبع ہوتی ہے اس میں پہلے کی نسبت بے شمار تغیر و تبدل پایا جاتا ہے۔ یا تو بعض مضامین بدل دیے جاتے ہیں یا گھٹا بڑھا دیے جاتے ہیں یا کسی مبحث کو مقدم یا مؤخر کر دیا جاتا ہے۔"

(اظہار الحق ۱/۴۷)

یہ بھی واضح رہے کہ یہ بشارت صرف اُردو اور عربی ترجموں کی ہے۔ انگریزی (کنگ جیمز) بائبل میں بھی بکہ کا لفظ ہے (VALLEY OF BACA)

مثال سوم

انجیل متی میں یوں تھا:

"اور انہوں نے اسے صلیب پر چڑھایا اور اس کے کپڑے قرعہ ڈال کر بانٹ لیے تاکہ وہ پورا ہو جائے جو نبی کی معرفت کہا گیا تھا کہ انہوں نے میرے کپڑے آپس میں بانٹ لیے اور میرے لباس پر قرعہ ڈالا۔ (باب ۲۷، آیت ۳۵)

جبکہ موجودہ اُردو ترجمہ صرف اتنا ہے:

"اور انہوں نے اسے مصلوب کیا اور اس کے کپڑے قرعہ ڈال کر بانٹ لیے۔"

ملاحظہ کیجیے کہاں اتنی لمبی توضیح اور کہاں یہ مختصر سی عبارت اور پھر "جو نبی کی معرفت الخ" والی اہم عبارت حذف کر دی گئی ہے۔ اور سنیے موجودہ عربی ترجمہ، اردو ترجمہ کی تائید سے منکر ہے:

ولما صلبوه اقتسموا ثيابه مقترعين عليها.

نکلے یتم ما قیل بالنبی اقتسموا ثیابی
وعلی لباسی القوا قرعة

"ترجمہ: اور جب انہوں نے اسے سُولی دی تو اس کے کپڑے تقسیم کر لیے درانحالیکہ وہ ان کپڑوں پر قرعہ ڈالنے والے تھے تاکہ پورا ہو جو کہا گیا نبی کے ذریعے انہوں نے تقسیم کر لیے میرے کپڑے اور میرے لباس پر انہوں نے قرعہ ڈالا" تو اسعا

مثال چہارم: یوحنا کے پہلے خط ۵:۷ میں یوں تھا:

"اس لیے کہ آسمان میں گواہی دینے والے تین ہیں باپ، کلمہ اور روح القدس اور یہ تینوں ایک ہیں اور زمین میں گواہی دینے والے بھی تین ہیں، روح پانی اور خون اور یہ تینوں ایک ہی بات پر متفق ہیں۔"

جبکہ آج کے ترجموں میں یہیں یہ عبارت ملتی ہے:

"اور جو گواہی دیتا ہے وہ روح ہے کیونکہ روح سچائی ہے اور گواہی دینے والے تین ہیں، روح پانی اور خون اور یہ تینوں ایک ہی بات پر متفق ہیں۔"

عجیب یہ ہے کہ عربی ترجمہ میں بھی وہی ہے جو موجودہ ترجمہ سے حذف کر دیا گیا ہے

"فان الذین یشہدون فی السماء هم ثلثة الأب والکلمة والروح القدس وهؤلاء الثلثة هم واحد۔ والذین یشہدون فی الأرض هم ثلثة الروح والماء والدم والثلثة هم فی الواحد

ناظرین تحریف کی چند مثالیں آپ نے ملاحظہ کیں اب اس سلسلے میں عیسائی احباب کا ردِ عمل بھی ملاحظہ فرمائیں۔ مسیحی مجلہ "ہما" لکھنؤ (بابت اکتوبر تا دسمبر ۱۹۶۷ء) بڑی ڈھٹائی سے اعتراف کرتا ہے کہ

"انجیل مقدس کے مختلف نسخوں اور ترجموں میں ردّ و بدل کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں ہے۔" (ص)

جب مقدس صحیفوں کا یہ حال ہے تو ان کے الہام کی بات بھی پادری دالش صاحب کی یہ تحریر بھی ملاحظہ ہو:

"اسقف بٹلر صاحب نے کہا کہ انگلستان میں ایک بھی فاضل ایسا نہیں ہے جو پاک نوشتوں کے الہام کا قائل ہو" (قربت الٰہی ص۵۹ مطبوعہ ۱۸۶۸ء)

اور تحریف کی بابت خود یرمیاہ نبی نے الزام لگایا کہ

"تم نے زندہ خدا رب الافواج ہمارے خدا کے کلام کو بگاڑ ڈالا ہے۔" (یرمیاہ ۲۲:۳۶)

اور پولس رسول کہتا ہے کہ:

"انہوں نے خدا کی سچائی کو بدل کر جھوٹ بنا ڈالا" (رومیوں ۱:۲۵)

محترم قارئین: ہم نے اس بحث میں پادری کے ایل ناصر اور اس کے ہمنواؤں پر "اتمام حجت" کر دیا ہے اور بحمد اللہ تعالیٰ واضح کر دیا ہے کہ بائبل جس کی نسبت یہ بڑی عجیب عجیب باتیں لکھتے ہیں اور اس کو غیر محرف اور UNCHANGED کہتے تھکتے نہیں وہ نہ صرف قرآن کریم کے ارشاد کے مطابق تحریف شدہ ہے بلکہ خود ان کے بڑوں کے بقول محرف ہے اور تورات و انجیل کے قدیم نسخے بلکہ ان کی اصل زبانیں تک گم ہو چکی ہیں

مرشد العلماء، پیر طریقت حضرت

مولانا غلام حبیب نقشبندی قدس سرہ العزیز

کی سوانح حیات کی ترتیب و تدوین کا کام جاری ہے اور ان کی دینی، روحانی و ملی خدمات پر مارچ ۱۹۹۰ء کے دوران

ہفت روزہ ترجمان اسلام لاہور

ایک خصوصی نمبر کی اشاعت کا اہتمام کر رہا ہے۔

حضرت شیخؒ کے متعلقین اور عقیدت مندوں سے گزارش ہے کہ حضرت شیخؒ سے متعلق اپنی یادداشتیں خصوصی واقعات ارشادات و فرمودات اور حضرت شیخؒ کے خطوط و مکاتیب کی فوٹو کاپیاں مندرجہ ذیل پتہ پر ۱۵ جنوری ۱۹۹۰ء تک ارسال فرما دیں:

مدیر ہفت روزہ ترجمان اسلام، رنگ محل، لاہور فون ۵۳۵۸۱